سوال

(555) بکریوں کے بیع کے بارے میں سوال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں ایک بیع ہے جس کی صورت یہ ہے کہ زید کے پاس ۱۰ بکریاں ہیں اوران کی صحیح قیمت (۱۰۰۰۰) دس ہزار ہے توزید یہ بکریاں عمرو کو دیتا ہے اوران کی رقم (۱۰۰۰۰) دس ہزار عمروزید کوان کے نر بکرے جو ہوں گے ان کو بیچ کرادا کرے گا ۔ اس کے بعدان تمام بکریوں اوران کے بچوں میں آدھا حصہ زید کا اور آدھا حصہ عمرو کا ٹھہرے گا یعنی دس سے بڑھ کر ۲۰ ہوئی ہوں تو دس بکریاں زید کی ہوں گی اور دس بکریاں عمرو کی ہوں گی ۔ اس مسئلہ کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کریں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے بیع کی جس صورت کے متعلق سوال فرمایا بیع کی وہ صورت ناجائز ہے ۔

اولاً : اس لیے کہ اس میں طے کرلیا گیا ہے ''ان کی رقم (۱۰۰۰۰) دس ہزار عمروزید کوان کے نر بکرے جو ہوں گے ان کو بیچ کرادا کرے گا'' اور یہ جاہلیت کی بیع حبل الحبلۃ سے ملتی جلتی شکل ہے جبکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے ''رسول اللہ ﷺ نے بیع حبل الحبلۃ سے منع فرمایا ہے'' ۔

ثانیاً : اس لیے کہ اس میں دو شرطیں پائی جاتی ہیں ایک نر بکرے جو ہوں گے الخ دوسری آدھے حصے والی ادھر ابوداود، ترمذی اور نسائی میں ہے ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بیع میں دو شرطیں حلال نہیں'' ۔

ثالثاً : اس لیے کہ یہ ایک بیع دو بیعوں پر مشتمل ہے ایک نقد دس ہزار اور دوسری ادھار دس ہزار مع بکریوں کا آدھا حصہ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع فرمایا ہے ۔ ابوداود، ترمذی اور نسائی

رابعاً : اس لیے کہ یہ سود پر مشتمل ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

«مَنْ بَاعَ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَۃٍ فَلَہٗ أَوْکَسُہُمَا أَوِ الرِّبَا» ابوداود

''جو ایک بیع میں دو بیعیں کرتا ہے پس اس کے لیے دونوں سے کم ہے یا سود ہے'' اب ظاہر ہے کہ دس ہزار تو بکریوں کی قیمت ہے اور کچھ مدت کے بعد دس ہزار مع نصف بکریاں وصول کرنے میں نصف بکریاں سود کے زمرہ میں ہی شامل ہوں گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین ۔ توان چاروجوہ کی بنا پر بیع ناجائز اور حرام ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

خرید و فروخت کے مسائل ج1ص388

محدث فتویٰ